رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۲۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۲۱ | مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۲۳ء یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۱ محرم الحرام ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۱

فہرست مضامین

مدینۃ المسیحؑ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ بخیریت ہیں ٭

صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب چند دن کیلئے شملہ تشریف لے گئے ہیں۔

حسب ذیل اصحاب مختلف علاقوں میں تبلیغ کے لئے بھیجے گئے۔ قاضی عبد اللہ صاحب و مولوی جلال الدین صاحب موگا۔ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب پنچ پور۔ مولوی غلام احمد و ظل الرحمٰن صاحبان جموں۔ میر قاسم علی صاحب سنور۔ ریاست پٹیالہ۔

الفاظ میں سے بعض اصحاب واپس آگئے ہیں۔

مغربی افریقہ میں تبلیغ

قادیان سے سالٹ پانڈ میں

۱۲۳۔ نومسلمین

۲۴ جنوری ۱۹۲۳ء کو یہ خاکسار نو بجے صبح قادیان سے روانہ ہوا۔ اور بمبئی پہنچ کر جہاز کے انتظار میں ایک مہینہ ٹھہرنا پڑا۔ آخر ۲۴ فروری سوار ہوا۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب جو تحفہ شہزادہ ویلز کے چھپوانے کے لئے بمبئی تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ اور جناب سید بشارت احمد صاحب۔ جناب ابراہیم بھائی صاحب حیدر آبادی۔ چودھری سردار علی صاحب ماسٹر فضل الٰہی صاحب جہاز میں سوار کرانے آئے۔ اور حضرت مولوی شیر علی صاحب نے مع جملہ احباب کے جہاز میں کھڑے ہو کر خاکسار کے لئے دعا فرمائی۔ میں نے بسم اللہ مجریہا ومرسیہا ان ربی لغفور رحیم کہا۔ اور جملہ احباب "سپرد خدا" کہکر واپس ہو گئے۔

۹ مارچ کو مارسلز پہنچے۔ چونکہ بحیرہ روم میں سے گذرتے وقت خاکسار کی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔ اور مارسلز بڑی ٹھنڈی جگہ ہے۔ لہذا ڈاکٹر کی اس ہدایت پر میں عمل نہ کر سکا۔ کہ وہاں پر دو تین دن آرام کروں۔ اور ایک بڑی وجہ زبان سے ناواقفی بھی تھی۔ جس کی وجہ سے پیرس میں خصوصیت سے تکلیف ہوئی۔

۱۱ مارچ کو خاکسار لنڈن پہنچا۔ مولوی مبارک علی صاحب اور حکیم محمد عبد اللہ صاحب نے ریلوے سٹیشن پر استقبال کیا۔

۲۲ مارچ بروز بدھ لورپول سے ۶ بجے شام جہاز میں بیٹھ کر

کے لئے روانہ ہوا۔ ریلوے سٹیشن تک سب احباب الوداع کہنے آئے۔

لورپول سے چار بجے دن کے قریب چلے۔ اور خلیج بسکے میں سخت سردی کے باعث پانچ دن تک میں تو گرم کپڑے پہنکر لحاف اوڑھ کر اپنی Cabin (کمرہ) میں ہی بیٹھا رہا۔ باوجودیکہ کمرے گرم کرنے چلتے تھے۔ مگر میرے لئے جہاز کے کمبل کافی ثابت نہ ہوتے تھے۔

آخر ۱۷۔ اپریل بروز جمعہ ۲ بجے بعد دوپہر لیگوس پہنچا بہت سے احباب نے مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کی معیت میں استقبال کیا۔ اور جہاز پر میرا فوٹو لیا گیا۔ شہر میں پہنچ کر بعض افسروں اور بڑے بڑے مسلمانوں سے ملاقات اور تبلیغ کی۔ ۳۲ دن لیگوس میں رہنے کا موقع ملا۔ اپنے احباب میں سے ایک سے ایک بڑھکر محبت کا اظہار کرتا تھا۔ بالخصوص نوجوانوں میں شوق درجہ فوق تھا۔ مسٹر مارٹن جنرل سکرٹری جن کے مکان پر رہائش تھی۔ بہت محبت سے پیش آتے۔

اس دوران میں علاوہ احباب کے کثیر التعداد استفسارات کے جوابوں کے چار لیکچر دئے۔ جن کا اکثر حصہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں سے ترجمہ کر کے سنایا گیا۔

۹ر مئی بروز منگل سیرالیون نامی جہاز میں سالٹ پانڈ کے لئے جو ہمارا اس کوسٹ کا مرکز ہے۔ روانہ ہو کر ۱۳ر مئی بروز ہفتہ شام کے قریب پہنچا۔ گویا میں ہندوستان سے قریباً ہزار میل قریب ہو گیا۔ اور اب ہر کام مجھے اپنے لئے خود کرنا پڑا۔ اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کا زمانہ آ گیا۔ لیگوس میں مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے مجھے بچوں سے زیادہ عزیز رکھا۔ اور ان کی یہ شفقت برابر یہاں بھی جاری ہے۔ اور مجھ سے زیادہ میری ان کو فکر ہے۔ خداوند کریم دین و دنیا میں اپنی خاص الخاص نعمتوں سے انکو اور ان کے بچوں کو بہرہ ور فرمائے۔ یہاں کی جماعت کلیۃً دیہات میں پھیلی ہوئی ہے اور دور دور ہے۔ بعض مقامات کو دیکھ چکا ہوں مگر سفر اس ملک میں آسان نہیں۔

عیدالفطر کے موقعہ پر دس کس داخل سلسلہ ہوئے۔ اور جولائی کے پہلے ہفتہ میں ایک اور جگہ ۱۷ نفوس داخل اسلام ہوئے۔ الحمد للہ۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے

ضرورت

ریویو انگریزی میں کسی زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" کا ترجمہ چھپتا رہا ہے۔ جو الگ بھی چھاپا گیا تھا۔ مجھے اس کتاب کی سخت ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کے پاس ہو۔ اور وہ تبلیغ کے کام میں شرکت حاصل کر کے ثواب لینا چاہیں۔ تو عاجز کو بذریعہ رجسٹری ارسال فرماویں۔ قیمت بھی دی جا سکتی ہے۔ اگر الگ کتاب نہ ہو۔ تو وہ پرچے ریویو کے جنہیں یہ چھپی ہو ارسال فرما سکتے ہیں۔ خاکسار فضل الرحمٰن الحکیم۔

Ahmadia Movement
Commercial Road
Salt Pond (Gold coast)
W. africa.

ماریشس میں احمدیت

مولوی عبیداللہ صاحب مبلغ ماریشس بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ لکھتے ہیں:۔

خاکسار احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت میں مصروف ہے۔ اس کے علاوہ رات کو بعد از مغرب درس قرآن کریم دیا جاتا ہے۔ اور جمعرات کو حضرت مسیح موعود یا خلیفہ اول یا حضور کے خطبے اور بعض ضروری تحریکیں سنائی جاتی ہیں۔ اور اسی طرح دو چار ماہ بعد جب الفضل پہنچتا ہے۔ تو بعض حصص سنائے جاتے ہیں۔

ماہ رمضان میں عورتوں کو روزانہ ایک ربع درس دیا جاتا تھا۔ جب سے حضور نے لندن مشن کا چندہ عورتوں کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ یہاں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے باقاعدگی سے جمع ہوتا ہے۔

اس ماہ سے خاکسار نے ایک نئی تحریک بچوں میں کی کہ ہر ایک بچہ ہر ہفتہ میں اپنی جیب خرچ میں سے کچھ دے۔ چنانچہ کل بچوں نے اپنی رضامندی سے بغیر میرے مطالبہ کے قریباً [illegible] ہفتہ اور بعض نے [illegible]۔ بعض نے [illegible] ہفتہ رکھا۔ آئندہ سے ان کا ایک محصل بنا دیا ہے۔ جو ہر ہفتہ ان سے وصول کیا کریگا

بعض بچوں نے مجھ سے سوال کیا۔ کہ یہ چندہ کس لئے ہے۔ میں نے انہی بچوں کے ساتھیوں میں سے بعض کو کہا کہ اس کا جواب دو۔ چنانچہ انہوں نے یہ جواب دیا۔ کہ ہم کتابیں چھاپ کر اپنا دین ان لوگوں تک پہنچائینگے۔ جو مسلمان نہیں۔ اس جواب پر بعض بچوں نے جن کو ابھی یہ تحریک نہیں پہنچی تھی۔ کہا اچھا۔ پھر ہم بھی دینگے۔ اور بعض نے فوراً نکال کر دیدیا۔ مجھے خدا سے امید ہے۔ اور حضور کی دعاؤں سے پختہ یقین ہے کہ یہ پودے کچھ زمانہ تک احمدیت کے بڑے بڑے درخت اس ملک میں ہو جائینگے۔

۱۰ مئی میں دو تین عیسائیوں سے الوہیت مسیح تثلیث اور ابن اللہ مسیح پر گفتگو ہوئی۔ اور مسئلہ کفارہ پر بھی۔ اور دو عیسائی عورتوں سے میری اور میری اہلیہ کی گفتگو الوہیت اور کفارہ پر ہوئی۔

تحفہ پرنس آف ویلز انگریزی کے ذریعہ فرانس میں تبلیغ کا راستہ کھل جائے گا۔ کیونکہ اس کے پہنچنے پر انشاء اللہ اس کا ترجمہ اعلیٰ فرنچ زبان میں کرانے کی کوشش کی جائیگی اور انشاء اللہ وہ بوربون۔ میڈاگاسکر کے لوگوں کے لئے ایک مکمل تبلیغ ہوگی۔ اور احمدیت کا پورا نقشہ ان کے سامنے ہو گا۔

اب خدا کے فضل سے بھنو کمپنہ نے ایک بہت بڑا مکان خریدا ہے۔ جس کو سینما ہال بنایا گیا ہے۔ اب انشاء اللہ العزیز اس ہفتہ سے اس میں باقاعدہ لیکچروں کا سلسلہ شروع کیا جائیگا۔ کیونکہ سینٹ پیر میں ہماری ذاتی کوئی پبلک جگہ نہ تھی جس میں ہم آزادی سے لیکچر دے سکیں۔

عید کے روز خدا کے فضل سے دو آدمیوں نے بیعت کی۔ خدا تعالیٰ ان دونوں کو استقامت عطا فرماوے۔

اخبار کے نمبر کی تصحیح

گذشتہ پرچہ کا نمبر غلطی سے ۲۱ لکھا گیا ہے جو اصل میں نمبر ۲۰ ہے۔ احباب درست کر لیں۔ ۲۱ نمبر کا یہ پرچہ ہے ؎

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۱۴ ستمبر ۱۹۲۲ء

بانی آریہ سماج کے احکام کی خلاف ورزی

آریوں میں بیوگان کی شادی

آریوں کا دعویٰ ہے کہ ان کا مذہب سب سے قدیمی اور ابتدائے آفرینش سے چلا آتا ہے۔ اس امر کو وہ مختلف طریق سے بڑے فخر کے ساتھ اپنے مذہب کی صداقت کی دلیل بتایا کرتے ہیں۔ اگرچہ اس کا بودا پن کئی طرح سے ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اسوقت ہم آریوں کو ان کے گھر کی ہی ایک بات سے بتانا چاہتے ہیں۔ کہ ان کی یہ بات کیسی کچی ہے۔

بانی آریہ سماج پر پچاس سال سے زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ لیکن ان کے وضع کردہ اصول کو جن کے ماخذ ویدہی ہیں۔ آریہ صاحبان حالات زمانہ سے مجبور ہو کر بڑی بیدردی کے ساتھ پاؤں تلے روندتے ہیں۔ مثلاً پنڈت دیانند صاحب اپنی کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں جسے آریہ صاحبان اس نظر سے دیکھتے ہیں۔ کہ گویا وہ پانچواں وید ہے۔ بیوہ کی شادی کی سخت ممانعت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"برہمن۔ کھشتری۔ اور ویش ورنوں میں کھشت یونی عورت اور کھشت ویرج مرد (جن کی مجامعت ہو چکی ہو) کا پنر وواہ (نکر ربیاہ) نہ ہونا چاہیئے"۔ (ستیارتھ پرکاش ایڈیشن چہارم ۱۳۰)

پھر بیوہ کے دوسرے وواہ کے بخیال خود نقائص گنانے کے بعد فرماتے ہیں:۔

"اس قسم کے نقصوں کے سبب دو جنموں میں پنر وواہ یا ایک سے زیادہ بیاہ کبھی نہ ہونے چاہیئیں"۔

لیکن کیا آریہ سماج اس حکم کی پابندی کر رہی ہے۔ اس کا پتہ ان کے اسکے دکے پنر وواہوں کو چھوڑ کر جن کی اطلاعیں آئے دن آریہ اخبارات خوشی و مسرت کے ساتھ شایع کرتے رہتے ہیں۔ "ودھوا وواہ سہایک سبھا" کے نام اور قیام سے خوب اچھی طرح لگ سکتا ہے۔ جس کی بیسیوں شاخیں ہیں۔ اور جن کی رپورٹیں آریہ اخبارات میں چھپتی رہتی ہیں۔ ایسی سبھاؤں کی صرف ماہ جولائی میں اخبار آریہ گزٹ کو ۲۵ رپورٹیں پہنچی ہیں۔ جنھوں نے بیوہ عورتوں کی دوبارہ شادی کرانے کے متعلق اپنی اپنی کارگذاری دکھائی ہے۔ ان سے حساب لگا کر آریہ گزٹ (۱۷ اگست ۱۹۲۲ء) لکھتا ہے:۔

"سال رواں میں یعنی یکم جنوری ۱۹۲۲ء سے لیکر ۳۱ جولائی ۱۹۲۲ء تک کل ۲۱۷ پنر وواہ (بیوہ عورتوں کی شادیاں) ہو چکے ہیں۔ ذاتوں کے لحاظ سے ان کی شادیوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ برہمن ۳۱۔ کھتری ۶۰۔ اروڑہ ۲۵ اگروال ۱۸۔ کاستھ ۱۱۔ راجپوت ۹۔ سکھ ۱۲ متفرق ۲۴"۔

ایک طرف تو پنڈت دیانند صاحب کے مذکورہ بالا صاف اور صریح حکم کی خلاف ورزی کیلئے اسقدر وسیع انتظام کیا گیا ہے۔ اور دوسری طرف ان کے اس ارشاد کو بالکل گلدستۂ طاق نسیان بنا دیا گیا ہے۔ جو بیوہ مرد و عورت کے متعلق ہے کہ:۔

"اگر بیوہ پھر بیوہ نہ رہ سکیں۔ تو نیوگ کر کے اولاد پیدا کرلیں"۔ (صفحہ مذکور)

حالانکہ ہمارے آریہ دوست اچھی طرح جانتے ہیں کہ جس طرح نہی پر عمل کرنا بُرا ہوتا ہے۔ اسی طرح امر کی خلاف ورزی بھی جرم ہے۔ لیکن نہ تو وہ اپنے "سوامی" کی نہی کی پروا کرتے ہیں۔ اور نہ ان کے امر کو تسلیم کرتے ہیں۔ بلکہ اسلام کے اس حکم کے آگے سر جھکا رہے ہیں کہ فانکحوا الایامیٰ۔ بیوہ عورتوں کی شادی کرو۔ کچھ عرصہ ہوا۔ کہ پروفیسر رام دیو صاحب نے ایک مشکل میں پھنس کر لکھا تھا کہ آریہ ادنیٰ اقوام کی بیوہ عورتوں کی دوسری شادی کرتے ہیں نہ کہ اعلیٰ اقوام کی۔ لیکن مندرجہ بالا فہرست سے ظاہر ہے کہ اس میں برہمن اور کھتری جو ہندوؤں کی سب سے اعلیٰ اقوام ہیں۔ انکی بیوہ عورتیں بھی موجود ہیں۔ جن کی دوسری شادی کی گئی۔ اور اچھی خاصی تعداد میں موجود ہیں۔

آریہ صاحبان اپنے اس فعل سے اچھی طرح اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جب آریہ سماج کے تجویز کردہ ویدک احکام پر صرف پچاس سال کے عرصہ نے اسقدر اثر ڈالا ہے کہ ان پر عمل کرنے کے لئے آریہ صاحبان ہرگز تیار نہیں ہیں۔ بلکہ انکی خلاف ورزی کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ تو ابتدائے آفرینش میں نازل شدہ ویدوں میں اور جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ اس کی کیا حالت ہو گئی ہوگی۔ اور اس پر عمل کرنا کہاں تک مفید اور فائدہ رساں ہوگا۔

پھر جبکہ وید جس زبان میں اُترے ہیں۔ وہ ایک مُردہ زبان ہو چکی ہے۔ اور دنیا کے ایک چپہ پر بھی نہیں بولی جاتی تو ویدوں کے مطالب کا پتہ لگانا اور زیادہ محالات میں سے ہو گیا ہے یہی وجہ ہے کہ آریہ صاحبان ویدوں کی فضیلت کے صرف زبانی اعلان تو کرتے رہتے ہیں۔ مگر ان میں اتنی جرأت نہیں ہے۔ کہ ویدوں کا ترجمہ دیگر زبانوں میں شایع کریں۔ حالانکہ جب ان کا دعویٰ ہے کہ صرف وید ہی خدا کا سچا کلام ہیں۔ اور انہی پر عمل کرنے سے انسان نجات پا سکتے ہیں تو ان کا اولین فرض یہ ہے کہ ویدوں کا ترجمہ دوسری زبانوں میں شائع کریں۔ تاکہ ان زبانوں کے جاننے والے ویدوں پر غور کر سکیں۔ اور خود آریوں کا وہ کثیر حصہ جو سنسکرت سے نابلد ہونے کی وجہ سے ویدوں سے ایسا ہی بے بہرہ ہے جیسے غیر مذاہب کے لوگ۔ وہ ویدوں کی حقیقت سے آشنا ہو سکے لیکن تعجب ہے کہ آریہ صاحبان بالکل اس طرف توجہ نہیں کرتے حالانکہ ہم بھی اس کا کئی بار مطالبہ کر چکے ہیں۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ اگر کوئی غیر مذہب کا شخص بطور خود ویدوں کے راز ہائے سربستہ کھولنے کے لئے سنسکرت پڑھنا چاہے تو اس کے راستہ میں روکاوٹیں ڈالتے ہیں۔ اور جہاں سرکاری یونیورسٹیوں کے متعلق وہ گوارا نہیں کرتے کہ کوئی مسلمان ان میں سنسکرت پڑھ سکے۔ وہاں پرائیوٹ طور پر پڑھنے والوں کو بھی باز رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ کچھ عرصہ ہوا۔ جب ہماری طرف سے ایک ایسے شخص کے لئے اشتہار شایع ہوا جو تنخواہ لیکر سنسکرت پڑھائے۔ تو آریوں نے اسکی سخت مخالفت کی تھی۔

ان حالات میں کون کہہ سکتا ہے کہ آریوں کو ویدوں کی خوبی اور صداقت پر کچھ اعتماد ہے۔ اور وہ انہیں اس قابل سمجھتے ہیں۔ کہ دوسرے مذاہب کے سامنے پیش کر سکیں۔ جو لوگ اپنی مذہبی کتاب کو دنیا سے اس طرح پوشیدہ رکھنے کے درپے ہوں کیا انہیں یہ حق ہو سکتا ہے کہ دوسروں کی مذہبی کتب پر لغو اور بیہودہ اعتراض کرنا بہادری سمجھیں۔

حقیقت یہ ہے کہ بانی آریہ سماج نے ویدوں کے چند ایک مقامات کے بھی جو معنی کئے ہیں۔ وہی آریوں کے لئے وبالِ جان ہو رہے ہیں۔ اب اگر کوئی سارے ویدوں کا سلیس اور صحیح اردو میں ترجمہ کر دے۔ تو معلوم ہو انہیں کس قدر مشکلات کا سامنا ہو اسلئے آریہ صاحبان ویدوں کو چھپاتے پھرتے ہیں۔

کیا ایڈیٹر صاحب "آریہ مسافر" دہلی قرآن کریم پر فضول اعتراضات کرنے سے قبل اپنے گھر کی خبر لینگے۔ اور ان لوگوں کو جو پنڈت دیانند جی کے صریح اور صاف حکم کی خلاف ورزی کر کے بیوہ عورتوں کی شادیاں کر رہے ہیں۔ روکیں گے۔ اور اس کے ساتھ ہی سوامی جی کی نیوگ کی تعلیم پر عمل کرانے کی کوشش کرینگے لیکن اگر آریہ صاحبان ان کی اس قسم کی نصیحت پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ بلکہ وہ سوامی جی کے حکم کو رد کر کے اسلامی حکم کو قبول کرنا اپنے لئے باعث آرام سمجھتے ہیں۔ تو ایڈیٹر صاحب "مسافر" کو اسلام پر اعتراض کرتے ہوئے شرم کرنی چاہیئے۔

انگریزی "معاصر البشریٰ"

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے سلسلہ کیلئے ایک انگریزی اخبار کی ضرورت جن الفاظ میں بیان فرمائی تھی۔ امید ہے احباب کو وہ بھولے نہ ہونگے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ارشاد کے ماتحت جو انگریزی اخبار "البشریٰ" کے نام سے جاری ہوا ہے۔ اس کے کارکنوں کی اتنی حوصلہ افزائی نہیں کی گئی۔ جسقدر کہ ہونی چاہیئے تھی۔ اول تو ہر ایک ابتدائی کام میں مشکلات کے علاوہ اخراجات بھی بہت زیادہ برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ دوسرے انگریزی پریس اور انگریزی اخبار کا قادیان جیسے قصبہ میں انتظام کرنا اور بھی اخراجات کو چاہتا ہے لیکن باوجود ان سب مشکلات اور ابتدائی کثیر اخراجات کے اور باوجود خریداروں کی اس قدر تھوڑی تعداد کے جس کے بتانے کو بھی جی نہیں چاہتا۔ کارکنان اخبار کئی مہینوں سے باقاعدہ اخبار شائع کر رہے ہیں۔ اور اخبار کو مفید اور دلچسپ بنانے کے لئے بڑی محنت اور کوشش سے کام لے رہے ہیں۔ ممکن ہے کہ بعض احباب کو حضرت مسیح موعود کے ملفوظات اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ مکتوبات اور ڈائری کو انگریزی میں ترجمہ کرنے کی اہمیت کا پورا پورا اندازہ نہ ہو۔ جو "البشریٰ" کے سب سے ضروری اور اہم کام ہے مگر ایسے احباب کو سوچنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے فیوض اور برکات سے بہرہ اندوز ہونے کے مستحق صرف وہی نہیں۔ بلکہ ساری دنیا ہے۔ اور ساری دنیا میں اس نعمت کو پہنچانے کا ذریعہ انگریزی زبان کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔

علاوہ ازیں ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ ہم اس روحانی غذا کو اپنے ان امریکن اور یورپین بھائیوں اور بہنوں تک پہنچائیں جنہوں نے اسلام قبول کر کے روحانی زندگی حاصل کی ہے تاکہ وہ اس زندگی کو نہ صرف قائم رکھ سکیں۔ بلکہ اس میں ترقی کر سکیں۔ ان کا تعلق سلسلہ سے مضبوط اور پائدار ہو سکے۔ اور وہ سلسلہ کے کاموں میں حصہ لے سکیں۔

یہ فرض ایک انگریزی اخبار کے سوا پورا نہیں ہو سکتا اور انگریزی اخبار سوائے احباب کی مدد اور کوشش کے جاری نہیں رہ سکتا۔ اور مدد یہی ہے۔ کہ جو احباب انگریزی پڑھے ہوئے ہیں۔ وہ خود خریدیں۔ غیر احمدی اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کو خریدار بنائیں۔ اور جو خود انگریزی نہیں جانتے۔ وہ اپنی طرف سے امریکہ اور ولایت کے احمدی انگریز مردوں اور عورتوں کے نام اخبار جاری کرا دیں۔ تاکہ ایک تو اخبار جاری رہ کر خدمت دین بجا لا سکے۔ اور دوسری طرف ہمارے بیرونی ممالک کے بھائی اور بہنیں اس نعمت سے حصہ لے سکیں۔ جس سے ہم حصہ لیتے ہیں۔

کارکنان اخبار "البشریٰ" نے ان چند ماہ میں جن مشکلات اور روکاوٹوں کے باوجود اخبار کو جاری رکھا ہے۔ اس کے لئے ہم ان کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے لیکن ایسی حالت میں زیادہ دیر تک کام چلنا ناممکن ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو بہت جلدی اس اخبار کی خریداری کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ تاکہ کم از کم اسقدر خریداری تو ہو جائے جس سے اخبار کے ضروری اخراجات چل سکیں۔ علاوہ ازیں انگریزی کا چھوٹا موٹا کام بھی اسی مطبع سے کرانا چاہیئے۔ اسطرح بھی اخبار کو مدد مل سکیگی۔

ہندو مسلمانوں کے فساد

"ہندو مسلم اتحاد" کی اس عمارت کی بنیاد جسے عظیم الشان قرار دینے کے لئے سیاسی لیڈر اپنا سارا زور فصاحت صرف کر دیتے تھے دوربین نگاہوں کو پہلے دن سے ہی ریت پر نظر آ رہی تھی۔ اور ایک نہ ایک دن اس کا گرنا یقینی تھا۔ لیکن جس قدر عرصہ کے بعد اس کے گرنے کی توقع کی جا سکتی تھی۔ اس سے بھی بہت پہلے اس کا انہدام شروع ہو گیا ہے۔

پنجاب میں وزیر تعلیم کے متعلق ہندو مسلمانوں میں جو کشمکش ہو رہی ہے۔ وہی کچھ کم افسوسناک نہ تھی کہ محرم کے ایام میں ملتان میں جو کچھ وقوع پذیر ہوا۔ وہ نہایت ہی دلشکن اور رنج افزا ہے۔ ہندوؤں نے مسلمانوں کا خون بہایا۔ مسلمان عورتوں اور بچوں کو صدمات پہنچائے مسلمانوں کی دوکانیں وغیرہ جلا کر راکھ سیاہ کر دیں۔ اس کے مقابلہ میں مسلمانوں سے بھی جو کچھ ہو سکا۔ انہوں نے کیا اور آخر فوج نے شہر پر قبضہ کر کے امن قائم کیا۔ زیادتی خواہ کسی کی ہو۔ اور فساد کا بانی خواہ کوئی ہو۔ دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ اس بناوٹی اتحاد پر جو پردہ ڈالا جاتا تھا۔ وہ چاک ہو گیا یا نہیں۔ اور اسے مسلمانوں کے خون سے رنگا گیا یا نہیں پھر کیا ہندو اخبارات کا مسلمانوں کو مجرم قرار دینا اور فساد کا سارا الزام ان پر لگانا اور مسلمان اخبارات کا اس کے خلاف لکھنا اس بات کا ثبوت نہیں کہ یہ مقامی جھگڑا نہیں رہنے دیا گیا۔ بلکہ اسے سارے ہندو مسلمانوں کا سوال بنا لیا گیا ہے۔

اسی طرح انہی ایام میں کلکتہ کے مضافات میں بھی ہندوؤں اور مسلمانوں میں سخت فساد ہوئے۔ کوئی امن پسند انسان ان حالات پر افسوس کئے بغیر نہ رہے گا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی لکھنا پڑتا ہے۔ کہ یہ نتیجہ ہے اس غلط طریق عمل کا جس کی بناء پر ہندو مسلمانوں کے اتحاد کے دعوے کئے گئے اور کوئی عجب نہیں۔ اگر اب ہندو مسلمانوں کے تعلقات اس سے بھی زیادہ کشیدہ ہو جائیں۔ جیسے کہ اس بناوٹی اتحاد سے پہلے تھے۔ ہم پیشتر ازیں متعدد بار اس نام کے اتحاد کو عارضی ثابت کرتے ہوئے اصلی اتحاد کا طریق بتا چکے ہیں۔ مختصر الفاظ میں یہ ہے کہ مذہبی اختلافات کو دور کیا جائے اور مفصل طور پر دیکھنے کیلئے حضرت مسیح موعود کا رسالہ "پیغام صلح" ملاحظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

ہماری ذمہ واری سب سے عظیم الشان ہے

کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصود ہے دور
اے مرے اہلِ وفا سست کبھی گام نہ ہو

ازسیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

۸ ستمبر ۱۹۲۲ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

کام کے مطابق طاقت

انسان جب کوئی کام شروع کرتا ہے۔ تو پہلے اندازہ کرلیتا ہے۔ کہ کتنا بڑا کام ہے۔ اس کے مطابق پھر وہ اپنی طاقت خرچ کرتا ہے۔ اگر کام بڑا ہو۔ تو زیادہ محنت اور کوشش کرتا ہے۔ اور اگر چھوٹا ہو۔ تو اس کے مناسب زور لگاتا ہے۔ یہ بات ایسی ضروری سمجھی گئی ہے۔ اور اس کی خلاف ورزی میں اتنے نقصان سمجھے گئے ہیں۔ کہ خدا نے ایک قوت پیدا کی ہے۔ جو بتاتی ہے کہ کسی کام کے لئے کتنی قوت ضروری ہے۔ جیسے کان ہیں۔ جو سن کے بتاتے ہیں۔ کہ کیسی آواز ہے۔ کس قسم کی آواز ہے۔ اور کس کی آواز ہے۔

کانوں کے فوائد

دیکھو عالم کون ہے وہ جو تاریخ جانتا ہے زبان۔ جغرافیہ۔ حساب۔ ڈاکٹری جانتا ہے۔ مگر یہ علوم کہاں سے آئے۔ دوسروں سے ذرہ ذرہ ملا یا کسی سے کوئی چیز معلوم کی کسی سے کوئی۔ وہ سب جمع ہوگئیں۔ اور ہم کانوں کے ذریعہ سنکر ان علوم سے واقف ہو جاتے ہیں۔ پھر ہم کانوں کے ذریعہ ہی بولنا سیکھتے ہیں۔ جو پیدائشی بہرے ہوں۔ وہ بول بھی نہیں سکتے۔ کیونکہ بولنا انسان کو سنکر ہی آتا ہے۔ پس اگر کان نہ ہوتے تو زندگی دوبھر ہو جاتی۔

آنکھوں کے فوائد

اور اگر آنکھیں نہ ہوتیں۔ تو علوم رائگاں جاتے۔ اور انسان ہر وقت خطروں میں پڑا رہتا۔ وہ کوئیں گڑھے۔ ٹیلے میں تمیز نہ کرسکنے کے باعث ٹھوکریں کھاتا پھرتا۔ کان کے ذریعہ سنتا ہے۔ مگر کان جو کچھ سنتے ہیں وہ سب محفوظ نہیں رکھ سکتے۔ اس لئے قدرت نے آنکھ دی ہے۔ جو کتاب سے دیکھکر پڑھ لیتی ہے۔ اور اس طرح علوم محفوظ ہو جاتے ہیں۔ آج جو کتابیں لکھی جاتی ہیں۔ وہ ہزار سال کے بعد بھی پڑھی جائینگی۔ اور اس وقت کے لوگ بھی ان سے فائدہ اٹھا سکینگے لیکن اگر صرف زبانی باتیں ہوں تو انسان خود بھی ان سب کو یاد نہیں رکھ سکتا۔ پس اگر آنکھیں نہ ہوتیں تو بھی علوم ضائع ہو جاتے۔ اور پھر رنگوں کے تغیرات سے جو انسان علوم حاصل کرتا ہے۔ وہ بھی نہ کرسکتا۔ مثلاً پھلوں کے متعلق دیکھتا ہے۔ کہ وہ سبز ہیں۔ اور ابھی پکے نہیں اور پھر رنگت میں ایک خاص تغیر آتا ہے۔ وہ زردی مائل ہو جاتے ہیں۔ یہ تغیر بتاتا ہے کہ پھل پک گیا۔ اگر آنکھ نہ ہوتی تو یہ نہ معلوم کرسکتا۔ اور رنگوں سے جو کام چلتے ہیں وہ بھی بند ہو جاتے علاوہ ازیں وہ عزیزوں رشتہ داروں کو دیکھتا ہے۔ اور ان سے جو مسرت حاصل کرتا ہے۔ وہ بھی نہ کرسکتا۔ چاند ستاروں کو دیکھتا ہے۔ نگاہ بتاتی ہے کہ فلاں ستارہ کہاں ہے۔ اور فلاں ستارہ کہاں۔ اور اس سے وہ اپنے سفر میں کام لیتا ہے۔ لیکن نگاہ نہ ہو تو بھٹکتا پھرتا۔ پھر ستاروں کو ہی دیکھکر جو جنتریاں بنتی اور کاروبار میں آسانی بہم پہنچاتی ہیں۔ وہ بھی نہ ہوتیں۔

چکھنا سونگھنا چھونا

پھر زبان چکھنے کے لئے ہے۔ وہ نہ ہوتی تو میٹھے اور پھیکے کڑوے اور کھٹے کا فرق نہ ہوتا۔ اور ناک سے خوشبو اور بدبو معلوم کرتا ہے۔ تمام خوشبودار چیزیں مفید ہوتی ہیں اور بدبودار مضر۔ اس لئے ناک کے ذریعہ نقصان رساں چیزوں سے بچتا ہے۔ اور مفید سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ پھر جسم میں سردی گرمی کا احساس رکھا گیا ہے۔ اگر یہ احساس نہ ہوتا تو برف میں بیٹھا رہتا۔ اور اسے احساس نہ ہوتا۔ نمونیاں ہو کر ہلاک ہو جاتا۔ یا گرمی میں پسینہ نکلتا ہے۔ اس کے لئے پنکھا جھلتا ہے۔ اگر گرمی کا احساس نہ ہوتا تو گرمی میں کام کرتا۔ اور پسینہ نکل نکل کر اس کا خون اس قدر کم ہو جاتا کہ وہ ہلاک ہو جاتا۔ پھر نرم اور سخت کا احساس بھی انسان کے لئے مفید ہے۔ اگر سخت چیز کو محسوس نہ کرسکتا تو زخمی ہو جاتا۔ اور اس کو پتہ بھی نہ لگتا۔ (اس موقع پر بارش کے برسنے پر سمٹ کر بیٹھنے کا ارشاد فرمایا تاکہ جو لوگ صحن میں ہیں وہ بھی اندر آسکیں۔)

کام کیلئے طاقت کا اندازہ کرنے والی قوت

غرض جس طرح سننے۔ دیکھنے چکھنے۔ سونگھنے اور چھونے کی قوت ہے اسی طرح ایک قوت انسان میں ایسی بھی ہے جو بتاتی ہے کہ فلاں کام کے لئے کتنی قوت کی ضرورت ہے۔ پہلے یہ قوت معلوم نہ تھی۔ مگر اب نئے ذرائع اور آلات سے معلوم ہوئی ہے۔ پہلے لوگ پانچ حواس قرار دیتے تھے۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ نو حواس ہیں۔ ان میں سے ایک حس یہ ہے۔ جس کے متعلق میں نے بتایا ہے۔ کہ وہ بتاتی ہے کہ فلاں کام کے لئے کتنی قوت کی ضرورت ہے۔ اس طاقت کے رکھنے میں اللہ تعالیٰ نے انسان پر بڑا احسان فرمایا ہے۔ کیونکہ اس سے انسان اپنی طاقتوں کو تباہ کرنے سے بچ جاتا ہے۔ اور اس کو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ کہاں مجھکو کتنی طاقت لگانی چاہئے۔ اور کہاں کتنی۔ اس طرح اس کی زائد طاقت ضائع نہیں ہوتی۔ مثلاً ایک قلم انسان اٹھانا چاہتا ہے وہ قوت اس کو بتاتی ہے کہ اس کے لئے کتنی طاقت کی ضرورت ہے۔ اگر یہ نہ ہوتی تو انسان پیسہ کے اٹھانے کیلئے بھی اتنی ہی طاقت لگاتا جتنی من بھر بوجھ کے اٹھانے کے لئے خرچ کرتا ہے۔ اور اس طرح اب جو انسان ساٹھ ستر سال زندہ رہتا ہے۔ اس کی بجائے پندرہ بیس سال میں مرجاتا۔

بڑے کام کیلئے کم طاقت خرچ کرنا ہلاکت ہے

خدا نے اس حس کو پیدا کرکے انسان کی طاقت کو محفوظ کردیا۔ ورنہ انسان ہلاک ہو جاتا۔ مگر جہاں یہ خطرہ ہے کہ چھوٹے کام کے لئے زیادہ طاقت خرچ کرکے [illegible] قوت

تباہ نہ کرلے۔ وہاں یہ بھی خطرہ ہے کہ انسان بڑے کام کے لئے تھوڑی طاقت صرف کرکے اپنے کام ہی کو تباہ کر لیتا ہے۔ مثلاً اگر نہر کو بند کرنے کی ضرورت ہو۔ اور کوئی شخص اس میں ایک بورا مٹی کا ڈالے تو نہر کا پانی بجائے رکنے کے اس کو بہا لے جائیگا۔ لیکن اگر ہمارے پاس کوئی ایسا ذریعہ ہو جس سے ہم نہر میں یکدم اتنی مٹی ڈال سکیں جس سے تھوڑی دیر کے لئے اس میں روک پیدا ہو سکے۔ تو پھر اس وقفہ کے دوران میں زیادہ مٹی ڈال سکتے ہیں۔ یا مثلاً پرنالے بہتے ہیں۔ اگر ان کو بند کرنے کیلئے تولہ بھر مٹی ڈالی جائے۔ تو اس سے پانی نہیں رکیگا۔ خواہ سارا دن تولہ تولہ مٹی ڈالی جائے لیکن اگر یکدفعہ کافی مٹی ڈال دی جائیگی تو پانی رک جائیگا

ہمارا کام سب سے بڑا ہے

میں نے اپنی جماعت کو بارہا توجہ دلائی ہے۔ کہ ہمارا کام عظیم الشان حیثیت رکھتا ہے۔ اور دنیا کے تمام کاموں سے بڑا ہے۔ چونکہ ہم دنیا میں حقیر سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے ہمارا بڑا کام دنیا کی نظر میں معمولی ہے۔ اور دنیا کے معمولی کام اہم۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ کام ہمارا ہی سب سے بڑا ہے۔ اگر انگریزوں کا ایک وزیر ایک دن کی بھی چھٹی لے یا کسی کام پر باہر جائے تو اس کے متعلق تمام اخبارات میں تاریں چھپ جاتی ہیں۔ اس قدر بڑی اس کی شخصیت سمجھی جاتی ہے۔ مگر دیکھنا چاہیئے کہ انگریزوں کے ایک وزیر کا نہیں سب کا کیا کام ہے۔ یہی کہ برطانیہ میں اور ہندوستان اور چند اور ممالک میں جو ان کے ماتحت ہیں امن قائم رکھنا ان کا فرض ہے۔ اگر وہ اپنے اس فرض کو پورے طور پر ادا کریں۔ اور اس میں کامیاب ہو جائیں تو بھی کیا ہے لوگوں کو تیس چالیس یا ساٹھ ستر سال کی زندگی میں امن مل جائیگا وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہوں تو ساٹھ ستر سال تک امن ہوگا۔ مگر مرنیکے بعد لوگوں کو جو عذاب ملیگا۔ اس سے ان کو بچانے والا کون ہوگا۔ یہ وزیر اور بادشاہ تو خود پکڑے ہوئے ہوں گے۔ اور ان سے پوچھا جائیگا کہ ہم نے تم کو عقل دی۔ طاقت دی۔ پھر تم نے ہماری بجائے ایک انسان کو کیوں خدا بنایا۔ اس وقت تو وہ اپنے کئے کے جوابدہ ہونگے۔ دوسروں کو کیا بچائینگے۔ اسی طرح دوسری حکومتیں ہیں۔ مثلاً فرانس۔ امریکہ جاپان۔ اچھا کام کر رہی ہیں۔ لیکن ان کا کام انہی کے علاقوں سے متعلق ہے۔ اور اسی دنیا کی زندگی تک محدود ہے۔

ہمارے کام کی وسعت

مگر ہمارا کام بہت وسیع ہے۔ انگلستان کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے۔ ہندوستان کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے۔ امریکہ کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے فرانس کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے۔ جرمنی کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے۔ روس کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے کابل کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے۔ ایران کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے چین کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے۔ غرض ساری دنیا کا کام ہمارے ذمہ ہے پھر ان کا کام صرف اس دنیا سے تعلق رکھتا ہے۔ مگر ہمارا کام ہمیشہ کی زندگی سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ اس زندگی کو پرامن بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر ہم نہ صرف اس زندگی کو پرامن بنانا چاہتے ہیں بلکہ آئیندہ زندگی کو پرامن بنانا بھی ہمارا کام ہے۔ ان کا کام یہیں ختم ہو جاتا ہے لیکن ہمارا کام یہیں پر ختم نہیں ہوتا۔ بلکہ ابدالآباد تک جاتا ہے۔ ان کے کام کی حیثیت ایسی ہے۔ جیسے کمانے والے شخص کے مقابلہ میں بچے کے کام کی ہو۔ اور ہمارے کام کی حیثیت بچے کے مقابلہ میں کمانے والے شخص کے کام کی ہے۔ بچہ کا کام صرف اتنا ہوتا ہے۔ کہ اسکی باتوں اور حرکات پر ماں باپ ایک آن کی آن خوش ہو کر ہنس لیں۔ لیکن بڑے شخص کے کام پر کنبہ کی زندگی کا مدار ہوتا ہے۔ پس ان کے کام یہیں ختم ہو جاتے ہیں۔ مگر ہمارے کام آگے چلتے ہیں۔ اور ہمیشہ کیلئے چلتے ہیں۔ اب اگر ان میں سستی ہو جائے۔ تو سمجھ لو کہ ہم کس قدر سرزنش کے قابل ہونگے۔

اس کام کیلئے کتنی طاقت کی ضرورت ہے

اس کام کیلئے جو اتنا اہم ہے ہمیں بہت بڑی طاقت کی ضرورت ہے۔ اور اگر اس کے لئے پوری طاقت نہ صرف کی جائے تو خطرہ ہے کہ پہلی محنت بھی ضائع ہو جائے۔ اگر محنت کی رفتار یہ ہوگی جو ایک بہتے ہوئے پرنالے کے سامنے ایک تولہ مٹی کی ہوتی ہے۔ تو خواہ کئی آدمی کام پر لگ جائیں۔ وہ پرنالے کو بند نہ کر سکیں گے اور ان کی محنت اکارت جائیگی۔ اس لئے ہماری جماعت کا فرض ہے کہ اس کا ہر ایک فرد پوری طاقت اور توجہ سے اس کام میں لگ جائے۔ مگر افسوس ہے کہ ہماری جماعت میں کم لوگ ہیں جنہوں نے اپنے کام کی اہمیت کو سمجھا ہے۔ اور پھر اور بھی کم ہیں جنہوں نے سمجھکر اس کے مناسب طاقت خرچ کی ہے۔ ہمارا کام تو اس قسم کا ہے کہ ہماری جماعت کے ہر چھوٹے بڑے عالم غیر عالم۔ امیر غریب بچے بوڑھے۔ مرد۔ عورتیں اس میں لگ جائیں۔ دیکھو جس وقت مکان خطرے میں ہو۔ تو یہی نہیں کہ بڑے ہی کام میں لگتے ہیں۔ بلکہ بچے بوڑھے عورتیں سب کے سب کام میں مصروف ہو جاتی ہیں

ہم کام کرینگے تو خدا کی مدد آئیگی

جب گھر میں آگ لگی ہوئی ہو تو نہ بچے کیلئے آرام ہوتا ہے نہ عورت اور بوڑھے کیلئے۔ بلکہ اس وقت گھر کا ہر ایک فرد کام میں تندہی سے مصروف ہو جاتا ہے۔ اور اس صورت میں کامیابی کی امید ہوتی ہے۔ اسوقت دنیا میں آگ لگی ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اس آگ کو بجھائیں۔ اگرچہ ہماری جماعت تھوڑی ہے۔ اور اگر وہ ساری بھی لگ جائے تو کام کے مقابلہ میں اس کی کوشش تھوڑی ہی ہوگی۔ مگر جس کا یہ کام ہے اسکا وعدہ ہے کہ جب ہم اپنی تمام جماعت لگا دینگے تو وہ مدد کریگا۔ اور خود اس کام کو درست کر دیگا۔ اس کا وعدہ ہے جب تم اپنی طرف سے پوری سعی کر دو گے تو باقی سوراخ جو تم بند نہ کر سکو گے وہ خود بند کر دیگا۔ اگر خود کام میں سستی کرو گے تو اس کی طرف سے مدد نہیں آسکتی۔ لیکن جب تم اپنی طاقت خرچ کر دو گے تو خدا کی غیرت جوش میں آئیگی۔ کہ جب میرے بندے کمزور ہو کر اس کام میں لگے ہوئے ہیں۔ تو میں طاقتور ہو کر کیوں نہ ان کے کام کو انجام دوں۔ اور جب اس کی مدد آجاتی ہے۔ تو ناممکن کام بھی ممکن ہو جاتے ہیں۔ اور کمزور طاقتور ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو قوت دے۔ غافلوں کو ہوشیار کرے۔ اور ہمارے دلوں کو اپنی راہ میں کھولدے۔ کہ ہم اس کی راہ میں سب کچھ خرچ کرتے ہوئے تنگی اور انقباض نہ محسوس کریں۔ تاکہ ہم اس کے فضلوں کے وارث ہوں۔

فیصلہ مدراس اور پیغام اسلام

فیصلہ مدراس کے متعلق مولوی محمد علی صاحب نے ایک مضمون اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۲۲ء میں شایع کیا ہے۔ اور اسمیں لکھا ہے۔ کہ چودھری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر نے ہائی کورٹ کے سامنے یہ بحث کی ہے کہ ہر ایک ۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل مسلمان ہے۔ اور اسی کے مطابق ہائیکورٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلہ کو اگر صحیح مانا جائے۔ جیسا کہ فی الواقع یہ ہے۔ تو قادیان کی احمدی جماعت کے عقائد کا کچھ باقی نہیں رہتا ؞

اسوقت ہائی کورٹ کا فیصلہ اور چودھری ظفر اللہ خان صاحب کی مفصل بحث ہمارے سامنے نہیں ہے۔ مگر جو خلاصہ چودھری صاحب کی بحث کا پیغام صلح مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۲۲ء میں اس سے پہلے شائع ہو چکا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کے بیان کی اس سے تردید ہو جاتی ہے۔ پیغام صلح صفحہ ۴ کالم ۳ میں درج ہے کہ :-

"مستغیث کے وکیل (چودھری ظفر اللہ خان صاحب) نے کہا کہ جب تک ایک شخص توحید الٰہی کا قائل اور نبوت حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا معتقد ہو برٹش کورٹ میں وہ ضرور مسلمان سمجھا جانا چاہیئے"۔

ظاہر ہے کہ اس فقرہ کا صرف یہ مطلب ہے کہ انگریزی قانون میں جس کی عدالتہائے برٹش انڈیا پابند ہیں۔ جب مسلمان کی یہ تعریف کی گئی ہے۔ کہ جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہے وہ مسلمان ہے۔ اور یہ تعریف ہم احمدیوں پر صادق آتی ہے۔ کیونکہ ہم بھی توحید الٰہی کے قائل اور نبوۃ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے معتقد ہیں۔ تو کسی عدالت کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ احمدیوں کو خارج از اسلام قرار دے۔ اور اس لحاظ سے عدالت ماتحت (ڈسٹرکٹ کورٹ) نے جو یہ فیصلہ کیا ہے کہ احمدی خارج از اسلام ہیں۔ خلاف قانون ہے۔ اس بحث سے سوائے عدالت ماتحت کی قانونی غلطی ظاہر کرنے کے چودھری ظفر اللہ خان صاحب کا یہ منشاء ہرگز نہ تھا کہ جو شخص صرف زبان سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہدیتا ہے۔ اور اس کا عمل اس کے خلاف ہے۔ احمدی نقطۂ خیال سے بھی وہ سچا اور پکا مسلمان ہے۔ احمدیہ جماعت قادیان اس بات کو تو تسلیم کرتی ہے کہ اسلام کا خلاصہ اشهد ان لا الہ الا اللہ واشهد ان محمدا رسول اللہ ہے۔ اور باقی ساری تعلیم اسی میں آجاتی ہے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب کی طرح اس جماعت کا یہ اعتقاد ہرگز نہیں ہے۔ کہ ایک دفعہ لا الہ الا اللہ کہدینے سے جو شخص اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔ وہ شرک اور کفر کرنے سے بھی اسلام سے باہر نہیں ہوتا۔ یہ بات خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے وقت میں بھی پیش ہوئی۔ تو آپ نے یہی فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کے ماننے کے نیچے خدا کے سارے ماموروں کے ماننے کا حکم آجاتا ہے۔ کیونکہ اللہ کے ماننے کا یہی مطلب ہے کہ اس کے سارے حکموں کو مانا جائے۔ حضرت آدم۔ حضرت ابراہیم۔ حضرت موسیٰ۔ حضرت مسیح ان سب کا ماننا اسی لا الہ الا اللہ کے ماتحت ہے۔ قرآن مجید کا ماننا سیدنا حضرت محمد خاتم النبیین پر ایمان لانا اور آپ کے بعد حضرت مسیح موعود کا ماننا اسی کلمہ کے مفہوم میں داخل ہے۔

غرض چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے جج ہائیکورٹ کے سامنے مسلمان کی جو تعریف پیش کی ہے۔ وہ انگریزی قانون کی مسلمہ تعریف تھی جس کا ماننا عدالتہائے برٹش انڈیا کے لئے ضروری تھا۔ اور اس کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ عدالت ماتحت نے جو فیصلہ کیا ہے۔ وہ غلط اور خلاف قانون ہے جیسا کہ ہائیکورٹ مدراس نے قرار دیا ہے۔ اگر مولوی محمد علی صاحب کو یہ معلوم ہوتا کہ اسلام کا دعویٰ رکھنے والی جماعتوں کے درمیان جو مقدمات عدالتوں میں دائر ہوتے ہیں۔ ان کے فیصلہ کرنے میں عدالتیں کس قانون کی پابند ہیں۔ تو وہ یہ اعتراض کبھی نہ کرتے۔ عدالتیں صرف اسی قانون کی پابند ہیں۔ جو مسلمانوں کے لئے "محمڈن لاء" کے نام سے موسوم ہے۔ کسی فرقہ یا جماعت کے اندرونی معتقدات سے عدالتوں کو کچھ سروکار نہیں ہے۔ مولوی صاحب اپنی ناواقفی کی وجہ سے شاید یہ خیال کرتے ہوں کہ جج ہائیکورٹ نے چودھری ظفر اللہ خان صاحب سے یہ پوچھا ہوگا۔ کہ آپ کے نزدیک مسلمان کی صحیح تعریف کیا ہے اور اس کے جواب میں مولوی محمد علی صاحب کی طرح چودھری صاحب نے یہ کہا ہوگا کہ مسلمان وہ ہے۔ جو صرف لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کہدے۔ اس کے بعد خواہ شرک کرے خواہ کفر کرے وہ مسلمان کا مسلمان ہے۔ مگر یہ خیال صحیح نہیں ہے کیونکہ نہ جج ہائی کورٹ نے چودھری صاحب سے یہ پوچھا اور نہ جج ہائی کورٹ کو یہ پوچھنے کی ضرورت تھی کہ آپ کے نزدیک مسلمان کی صحیح تعریف کیا ہے۔ اور نہ یہ کوئی امر زیر بحث تھا کہ مسلمان کی اصل تعریف کیا ہے۔

چودھری صاحب کی بحث تو صرف یہ تھی کہ ہم احمدی مسلمان ہیں۔ ہم کو کافر قرار دینا غلطی ہے۔ باقی غیر احمدی کافر ہیں یا نہیں؟ اس کے متعلق عدالت ماتحت میں بھی احمدیوں کا یہی جواب تھا۔ کہ ہم ان کو کافر کہتے ہیں۔ اور ہائیکورٹ میں بھی چودھری صاحب نے اسی کی تائید کی۔ اس لیئے مولوی محمد علی صاحب کا یہ کہنا کہ ہائیکورٹ کے فیصلہ کو اگر صحیح مانا جائے۔ تو قادیان کی احمدی جماعت کے عقائد کا کچھ باقی نہیں رہتا۔ سراسر غلط ہے۔ کیونکہ ہم نے یہ کب کہا ہے کہ ہائی کورٹ کے فیصلہ یا قانون انگریزی میں مسلمان کی جو تعریف کی گئی ہے۔ وہ ایسی صحیح ہے۔ کہ اس سے ہم کو پوری طرح اتفاق ہے۔ ہم تو مسلمان کی یہی تعریف سمجھتے ہیں۔ کہ جو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہے اور قائل ہو کر اس کے مفہوم کا پابند ہے۔ وہی مسلمان ہے۔ اگر کوئی شخص صرف زبان سے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہدیتا ہے۔ اور اس کے باقی عقائد اور اعمال اس کلمہ کے خلاف اور منافی ہیں۔ تو ہمارے نزدیک وہ سچا اور حقیقی مسلمان نہیں ہے۔

ہاں ہائی کورٹ کے فیصلہ سے۔ اگر کوئی مشکل پیدا ہوتی ہے۔ تو مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کے لئے پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ ایک طرف تو ان لوگوں نے ہائی کورٹ کے اس فیصلہ کو صحیح مان لیا۔ کہ جو شخص ایک دفعہ زبان سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہدیتا ہے۔ وہ مسلمان ہے۔ اور دوسری طرف ان کا یہ اعتقاد بھی ہے۔ کہ باوجود کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے جو شخص ان کی جماعت کو کافر کہتا ہے وہ کافر ہے۔ پس مولوی محمد علی صاحب نے جب ہائیکورٹ کا یہ فیصلہ صحیح مان لیا۔ کہ ہر ایک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے کہنے والا مسلمان ہے تو ان کا یہ عقیدہ بھی باطل

ہوگیا۔ کہ جو لوگ باوجود لا الہ الا اللہ کے کہنے کے ہم کو کافر کہتے ہیں۔ وہ کافر ہیں۔ اب مولوی محمد علی صاحب کو چاہیئے۔ کہ یا تو اس عقیدہ کو چھوڑ دیں۔ جس کو آٹھ سال سے وہ پھیلا رہے ہیں۔ اور یا یہ کوشش کریں کہ ہائیکورٹ کے فیصلہ میں ایسی تبدیلی ہو جائے۔ جو ان کے عقیدہ کے مطابق ہو۔ ورنہ ان کو ماننا پڑیگا۔ کہ ہائی کورٹ کے فیصلہ سے ان کے عقیدہ پر پانی پھر گیا۔ اس کے جواب میں اگر مولوی محمد علی صاحب یہ کہیں کہ ہائیکورٹ کے فیصلہ میں تبدیلی کرانا ہمارے اختیار میں نہیں۔ تو ہم ان سے پوچھینگے کہ یہی بات آپنے ہم کو کس منہ سے کہی تھی۔

پیغام نے یہ بھی لکھا ہے کہ مالا بار کے غیر احمدیوں نے اپنا فرض ادا کیا ہے۔ اگر ایک غیر احمدی اپنے فرض پر عامل ہوتا ہے۔ تو اسپر مقدمات چلانے کی کیا ضرورت اس کا جواب یہ ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کی پارٹی اب تک تو ان لوگوں کو کافر ہی کہتی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود اور ان کی جماعت کو کافر سمجھتے ہیں۔ اور یہی انھوں نے مان لیا ہے۔ کہ ایک دوسرے کو کافر سمجھنا صرف منہ تک ہی محدود رہنا چاہیئے۔ بلکہ جو شریعت کے معاملات ہیں۔ ان میں بھی ہر ایک فریق کو دوسرے کے ساتھ کفار کا سا برتاؤ کرنا چاہیئے تو اب اگر ان مکفرین میں سے کوئی شخص پیام پارٹی کے کسی ممبر کی بیوی کا نکاح اپنے سے یا کسی دوسرے سے کردے۔ تو کیا پیام پارٹی اسپر معترض ہوگی یا نہیں۔ اگر اعتراض نہ کریگی۔ اور یہ اعتقاد رکھیگی کہ مکفر نے جو فعل کیا ہے۔ وہ صحیح کیا ہے۔ اور اپنے فرض کو ادا کیا ہے تو اسپر پیام کی طرف سے اس کا صاف اعلان ہونا چاہیئے اور اگر پیام پارٹی کو اسپر اعتراض ہے کہ کوئی مکفر مسیح موعود کسی پیامی کی بیوی کا نکاح اپنے سے یا کسی دوسرے شخص سے کرے۔ تو ایسے وقوعہ کا نتیجہ یہ ہوگا کہ پیام پارٹی عدالت کی طرف رجوع کریگی۔ اور پھر وہاں یہی شکل پیش آئیگی پیامی ملزم کو کافر سمجھتے ہونگے۔ اور ملزم پیامیوں کو۔ کیا اسوقت پیامی اسپر اپنی پارٹی کے یہ مانیگا کہ چونکہ ہم دوسرے فریق کو کافر کہتے ہیں۔ اسلئے ہمارا حق نہیں کہ اسپر مقدمہ چلائیں۔ کیونکہ وہ جبکہ ہم اسکو کافر کہتے ہیں۔ اور وہ ہم کو کافر کہتا ہے۔ اس نے اپنا فرض ادا کیا ہے کہ ایک پیامی عورت سے نکاح کر لیا۔ اگر

احمدیہ مسجد امریکہ کے متعلق مزید اطلاع

جناب مفتی محمد صادق صاحب کے شکاگو میں احمدیہ مشن کیلئے ایک مکان خریدنے اور اس کے ایک حصہ میں مسجد بنانے کے متعلق مختصر اطلاع الفضل میں شایع ہو چکی ہے۔ اب اس مکان کا خاکہ جو مفتی صاحب نے ارسال فرمایا ہے۔ شایع کیا جاتا ہے اور نیز مفتی صاحب کے خطوط کا ایک حصہ بھی احباب کی دلچسپی اور اطلاع کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

محبی اخویم چودھری صاحب! السلام علیکم

نامہ گرامی ملا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جزائے خیر دے کہ ہر ہفتے آپ کا خط آتا ہے۔ اور روپیہ بھی ہر ماہ پہنچ جاتا ہے۔ فہرست خریداران مسلم سن رائز و چندہ دہندگان بھی پہنچ گئی ہے۔ اس کے مطابق جلد انشاء اللہ عملدرآمد ہوگا۔

مسجد کے واسطے محراب اور گنبد بن گیا ہے۔ منبر ایک کرسی اور چوکی جوڑ کر بنایا گیا ہے۔ گنبد بنانیوالا ایک نومسلم جاپانی ہے۔ جو قریباً ڈیڑھ سال سے مسلمان ہے۔ وہ بڑھئی ہے۔ اس کی مزدوری روزانہ سات ڈالر ہے۔ مگر میں کبھی دو کبھی تین ڈالر کے حساب سے دے دیتا ہوں۔ اسی کو قبول کر لیتا ہے۔ بعض دن کچھ نہیں ہوتا۔ تب بھی صبر کر لیتا ہے۔ بہت نیک اور مخلص آدمی ہے۔

مکان اب پورے طور پر تیار ہو گیا ہے ہر جمعہ اور اتوار کو جلسہ اور لیکچر ہوتا ہے۔ گذشتہ جمعہ کو دو مرد اور لیڈیاں مسلمان ہوئیں۔

مکان کا خاکہ حسب ذیل ہے:۔

(نوٹ) مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں مکانوں کا طرز ایسا ہی ہوتا ہے۔ لمبائی زیادہ۔ چوڑائی کم۔ یہ صرف Rough خاکہ معلوم ہوتا ہے۔ مکان کا فوٹو انشاء اللہ "مسلم سن رائز" نمبر ۴ میں شایع ہوگا۔

خاکسار۔ فتح محمد سیال (ایم اے)

ناظر تالیف و اشاعت۔ قادیان

فہرست چندہ "مسلم سن رائز" امریکہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

ملازمین ننگر ۸؍ ۲۔ سلطان علی صاحب پٹیالہ	۳۔ سراج الدین صاحب ایم چودھر
خان بہادر محمد علی خان صاحب پولیٹیکل اسسٹنٹ۔ وزیرستان ملنگ	حاکم بیگ صاحب گڈبی چھاؤنی صہ
۲۔ صاحب سیدوالہ	گلاب خان صاحب جنڈولہ صہ
ڈاکٹر محبوب عالم صاحب سپیشل پوسٹ	مولوی سکندر علی صاحب ملیبنی صہ
۳۔ ابو الفتح محمد عبد القادر صاحب بھاگل پور۔ ملازمین ننگر	ملازمین ننگر ۲ ر جھنگ صہ
۳۔ ملک خان صاحب نون ملتان	حکیم محمد قاسم صاحب لالہ موسیٰ صہ
حامد حسین خان صاحب میرٹھ	محمد اشفاق صاحب حصار صہ
	۱۰۔ محمد ساجد اللہ صاحب پانی پت صہ
	بدر الدین صاحب سرہند صہ (باقی آئندہ)

اعلام

بخدمت احمدی برادران اضلاع اربعہ (لاہور۔ گوجرانوالہ لائلپور۔ شیخوپورہ)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ معروض آنکہ خاکسار نے بہ تعمیل ارشاد سیدنا وہادینا حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام وایدہ اللہ بنصرہ العزیز علی العموم آپ صاحبان کو ہدایات تبلیغ سے آگاہ کر کے تبلیغ کے کام کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور اکثر دوستوں کو خطوط کے ذریعہ بار بار یاددہانی بھی کی جس کا جواب بعض دوستوں کی طرف سے ملا۔ اور اکثر کی طرف سے جواب نہیں دیا گیا۔ یا اگر دیا گیا تو ان کا خط مجھے نہیں ملا۔ چونکہ میں ان کے حالات اور ان کی تبلیغی کارروائی سے محض بے خبر ہوں اور مجھے علم نہیں۔ کہ وہ کچھ کرتے ہیں یا غافل بیٹھے ہیں اور یہ کہ ان کی طرف سے بحضور سیدنا حضرت اقدس یا بخدمت جناب ناظر صاحب صیغہ تالیف واشاعت تبلیغی کارروائی کی باقاعدہ رپورٹ پہونچتی ہے یا نہیں۔ اس لئے میں اس اعلام کے ذریعہ جو اخبار کے ذریعہ شائع کیا جاتا ہے اضلاع متذکرہ کے احمدی احباب کو مطلع کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے فرائض تبلیغ کی ادائگی کی طرف پورے جوش اور اخلاص کے ساتھ توجہ کریں۔ اور کم از کم ہر پندرہ روز کے بعد اپنی تبلیغی کارروائی کی باقاعدہ رپورٹ بحضور اقدس یا بخدمت جناب ناظر صاحب صیغہ تالیف واشاعت بھیجا کریں۔ اور میرے ساتھ بھی سلسلۂ خط و کتابت برابر جاری رکھیں۔ اور رپورٹ ارسال کردہ سے مجھے بھی اطلاع دیا کریں۔ خواہ مہینہ میں ایک ہی دفعہ دیں۔ اور جن اصحاب نے ابتک توجہ نہیں کی اور غفلت کر رہے ہیں۔ انکا فرض ہے کہ اب وہ سابقہ سستیوں اور لاپرواہیوں سے الگ ہو کر ایک نئی روح اور نئے جوش کیساتھ تبلیغ کے کام میں لگ جائیں۔ اور اپنے پاک نمونے کے ساتھ بہت دعائیں کرتے ہوئے غافل اور خواب آلود لوگوں کو آوازۂ تبلیغ سے جگا دیں۔ اور یہ کہ جس شہر اور محلہ میں ہوں وہاں احمدیت کا شور پڑ جائے۔ ایسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے اور آپ کی صداقت دعوے سے کوئی متنفس بھی بے خبر نہ رہ جائے اور یاد رہے کہ اگر اس اعلام کے بعد بھی کوئی دوست سستی اور لاپرواہی سے کام لیگا۔ یا تغافل اور تساہل کی راہ اختیار کریگا۔ اور اپنے فرائض کی ادائگی میں قاصر رہے گا۔ تو آئندہ ایسے صاحب کی شکایت ضرورۃً حضرت اقدس کی خدمت میں پیش ہوگی۔ اور ہو سکتا ہے کہ جہاں عند الضرورت کارکنوں کی تبلیغی رپورٹ یا بطور نمونہ اس کا کوئی حصہ یا ایسے دوستوں کے نام اخبار میں شائع ہوں۔ وہاں ان تغافل شعار دوستوں کا بھی کچھ ذکر بغرض عبرت وتنبیہ شائع کر دیا جائے۔ پس ایسے دوستوں سے میں مکرر آ بطور یاددہانی پھر عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی زندگی کے لمحات کو غنیمت جانکر موت کے وقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے تبلیغ کے کام اور خدمت سلسلہ سے جو زاد آخرت کے لئے بہترین سرمایہ ہے۔ اپنے مولیٰ کو خوش کرلیں۔ اور اس کی مخلوق کی شفقت اور ہمدردی کا حق حسب استطاعت ادا کریں اور غفلت کو بکلی ترک کر دیں۔

میں نے عام طور پر جو ہدایات تبلیغ کے لئے پیش کی ہیں۔ پھر ان کا اعادہ کر دیتا ہوں۔

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تاکیدی حکم ہے کہ احمدی احباب سابقہ سستیوں کو ترک کر کے تبلیغ کے کام میں پاک نمونہ کے ساتھ لگ جاویں اور یہ کام مخلصانہ جوش اور دعاؤں کے ساتھ ہو۔

۲۔ تبلیغ تقریر اور تحریر دونوں طریق سے ہو۔ جو دوست دونوں طریق سے کر سکیں۔ کریں۔ اور جو نہ کر سکیں قادیان مقدس سے تبلیغی ٹریکٹ منگا کر تقسیم کر دیا کریں۔ اور کم از کم ہر ماہ میں دس ٹریکٹ ہر ایسے احمدی کی طرف سے جو تقریر اور تحریر سے معذور رہو تقسیم ہوں۔

۳۔ ہر احمدی دوست علاوہ عام مواقع کے تبلیغ کے لئے آٹھ پہر سے کم از کم ۲-۳ گھنٹہ ضروری وقف کریں۔

۴۔ علاوہ عام تبلیغ کے بعض اشخاص کو خاص طور سے زیر تبلیغ رکھا جاوے۔ اور ہر روز انہیں ملکر تبلیغ کیجائے۔

۵۔ تبلیغ کا مقصد صرف تقریر کرنے تک محدود اور منوی نہ ہو۔ بلکہ اصل مقصد احمدیت میں داخل کرنا مد نظر ہو۔

۶۔ جہاں کئی احمدی ہوں وہاں شہر ہے تو محلے اور حلقے بنا لئے جائیں۔ اور منقسم محلوں اور حصوں میں تبلیغ کی جاوے۔ اور اگر ایک احمدی ہو تو باری باری سے مختلف حصوں میں تبلیغ کرے۔

۷۔ علاقہ کے دیہات میں بھی تبلیغ کیلئے اوقات مقرر کر لئے جائیں۔ اور اگر اتفاق سے سفر پیش آجائے تو فرض تبلیغ کی ادائگی سے غافل نہ رہیں۔

۸۔ گھر میں کچھ وقت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ ضرور کیا کریں کہ اس سے علاوہ تازگی ایمان دعوت اور تبلیغ کیلئے طبیعت میں مستعدی اور جوش پیدا ہوتا ہے۔ سامعین ہوں تو درس کا سلسلہ بھی نہایت مفید اور ضروری ہے۔

۹۔ ہر سہ ماہ کے بعد مقامی سکرٹری صاحبان اپنے ماتحت یعنی معاونین یا نو آموز دوستوں کو ربع حلقوں سے تبدیل کر دیں۔ ہاں خلاف مصلحت ہو تو جائز ہے کہ صورت سابقہ کو بحال رہنے دیں۔

۱۰۔ ہر مقامی انجمن کیلئے ضروری ہوگا کہ ہر ہفتہ اور کم از کم دو ہفتہ کے بعد مجلس [illegible] جس میں سابقہ کارروائی تبلیغ کی رپورٹ سنائی جاوے۔ اور آئندہ ترقی اور تبلیغ سلسلہ کیلئے بہترین ذرائع اور وسائل سوچکر عمل میں لانے کیلئے جماعت کو توجہ دلائی جاوے۔ اور رپورٹ کی ایک نقل بحضور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح یا بخدمت جناب ناظر صاحب صیغہ تالیف واشاعت ارسال کیجائے۔ اور اپنے ضلع کی مرکزی جماعت کے سکرٹری کی معرفت مجھے بھی اپنی رپورٹ سے مختصراً ہی ہو اطلاع دیجائے۔

۱۱۔ ہر چہار اضلاع سے ہر ضلع کی مرکزی جماعت کے سکرٹری صاحب کیلئے ضروری ہوگا کہ وہ میری ڈاک اپنے پاس محفوظ رکھیں جب وہاں آکر خود لے لونگا۔ یا مقام معروضہ کے پتہ پر اپنی ڈاک منگا لیا کروں گا۔

خاکسار

ابو البرکات غلام رسول راجیکی مبلغ اضلاع اربعہ

(لاہور۔ گوجرانوالہ۔ لائلپور۔ شیخوپورہ)

ہندوستان کی خبریں

پنجاب کونسل کے ہندو اور سکھ ممبروں کے میموریل کا جواب

شملہ ۔ ۷ ستمبر۔ حکومت پنجاب کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ مجلس وضع قوانین کے ہندو اور سکھ ممبران کیطرف سے وزیر تعلیم کے بعض احکام کی نسبت جو میموریل بھیجا گیا تھا۔ اس کے جواب میں ہز ایکسلنسی گورنر صوبہ پنجاب نے بتایا ہے۔ کہ جہاں تمام جماعتوں کے فوائد کی حفاظت کرنا ان کا فرض ہے۔ وہاں ان کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ پس ماندہ اقوام کی ترقی کو ملحوظ رکھیں ان فرائض کی ادا کاری کی نسبت باہمی ہمیشہ مصالحت رہنا کوئی آسان امر نہیں ہے لیکن جن احکام کی نسبت شکایت کی گئی ہے۔ وہ ایسے نہیں ہیں۔ کہ ان میں مداخلت کی ضرورت لاحق ہوتی۔ گورنر موصوف یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ دستخط کنندگان کی حالت مشکلات سے خالی نہیں۔ لیکن ان کا خیال ہے۔ کہ حالات ایسی غیر معمولی کارروائی کے اختیار کرنے کو حق بجانب نہیں ٹھہراتے

سر علی امام کی حیدر آباد سے علیحدگی

سکندر آباد ۔ ۷ ستمبر۔ سر علی امام نے حضور نظام کی مجلس انتظامیہ کی صدارت سے استعفےٰ دیدیا ہے۔ اور ان کا استعفےٰ منظور کر لیا گیا ہے۔ سر علی امام آج شام پٹنہ کو روانہ ہو گئے

سابق مہنتوں کیطرف سے خطرہ

امرتسر ۔ ۷ ستمبر۔ شرومنی کمیٹی کو خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ یہ دیکھ کر کہ سکھوں پر سختی ہو رہی ہے ترنتارن کے سابق مہنتوں نے پھر ہاتھ پاؤں نکالے ہیں اور ان کا ارادہ شورش کرنے کا ہو رہا ہے۔ مقامی گوردوارہ کمیٹی نے گوردوارہ کے محافظین کی تعداد بڑھا دی ہے۔ دوسرے گوردواروں میں بھی ایسا ہی خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔

اکالی جتھہ گورو کے باغ پہنچ گیا

۸ ستمبر کو اکالیوں کا جو جتھہ گورو کے باغ کو روانہ ہوا تھا وہ صحیح سلامت گورو کے باغ میں پہنچ گیا ہے۔ راستہ میں پولیس کی طرف سے کوئی مزاحمت وغیرہ نہیں ہوئی۔

لاہور میں ہندو مسلمانوں کا جھگڑا

۱۰ ستمبر کو بازار مچھی ہٹہ میں دو مسلمانوں کو ہندوؤں نے سخت زد و کوب کیا۔ اور زخم لگائے نقدی چھین لی۔ مسلمانوں نے وہاں جا کر جب زخمیوں کو دیکھنا چاہا۔ تو ہندوؤں نے پولیس کو اطلاع دی۔ کہ مسلمان بلوہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہندو انچارج پولیس نے فوراً پولیس کو شہر میں تعینات کر دیا۔ اور ہندو دکاندار خود دکانیں بند کر کے مکانوں کی چھتوں پر سے پتھر۔ اینٹیں۔ اور بوتلیں پھینکتے۔ اور مسلمانوں کو گالیاں دیتے رہے۔ پیسہ اخبار کے جائنٹ ایڈیٹر صاحب کا بیان ہے کہ انہوں نے بعض ہندو ایڈیٹروں کے ساتھ دیکھا۔ کہ اس وقت شاہ عالمی دروازہ سے بازار رنگ محل تک ہندوؤں کی دکانیں بند تھیں۔ اور ہندو لاٹھیاں لیئے ہوئے دکانوں کے سامنے کھڑے اور بازار میں گشت لگا رہے تھے۔

تقریباً ۷ سو سکھ زخمی ہو چکے ہیں

امرتسر ۔ ۷ ستمبر۔ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے سکھ زخمیوں کے لیئے جن کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اور اس وقت تقریباً سات سو تک پہنچ گئی ہے۔ میڈیکل ریلیف فنڈ کھولا ہے۔ دو ہزار روپیہ روزانہ کے خرچ سے ان زخمیوں کے لیئے تین ہسپتال قائم ہیں۔ جن میں ہر طرح کا سامان مہیا ہے۔

مسٹر کیل کا ریزولیوشن مسترد

شملہ ۔ ۷ ستمبر۔ دار العوام میں انڈین سول سروس کے موضوع پر مسٹر لائیڈ جارج۔ وزیر اعظم نے جو تقریر کی تھی اسکی مذمت کی مسٹر کیل نے کونسل آف اسٹیٹ میں جو تجویز پیش کی تھی۔ وہ مسترد کر دی گئی۔ سر ولیم ونسنٹ نے اس امر پر زور دیا کہ اس ریزولیوشن کے منظور کرنے سے کونسل برطانوی اشخاص کی ہمدردی سے ہاتھ دھو بیٹھیگی۔

فسادات ملتان کے متعلق حکومت پنجاب کا اعلان

شملہ ۔ ۸ ستمبر۔ ڈپٹی کمشنر ملتان ۷ ستمبر کو برقی پیام ارسال کرتا ہے۔ کہ حالت کل کی سی ہے۔ کوئی مزید فساد نہیں ہوا۔ امید ہے۔ کہ ہندو دکانیں کھول لیں گے۔ اگر وہ دکانیں کھول لیں تو حالت بہت حد تک سدھر جائیگی۔ اس وقت تک سات اموات ہو چکی ہیں۔ ۴۴ وارداتیں ضربات شدید کی ہیں۔ ہندوؤں کے ۹ مندر تباہ ہو چکے ہیں جس کی وجہ یہ غلط افواہ تھی۔ کہ مسجد دلی محمد تباہ کر دی گئی ہے۔

اکالیوں کے متعلق حکومت پنجاب کا اعلان

شملہ ۔ ۱۰ ستمبر۔ حکومت پنجاب کا اعلان مظہر ہے۔ کہ ڈپٹی کمشنر امرتسر نے مقامی حکومت کے ساتھ غور کرنے کے بعد فیصلہ کیا ہے۔ کہ اکالیوں کو جبراً منتشر کرنے کی کارروائی ترک کر دی جائے۔ مگر حکومت نے اس ارادہ کو ترک نہیں کیا ہے۔ کہ شخصی جائداد کی حفاظت کی جائیگی اور قانون امن قائم رکھا جائیگا۔ اکالی جتھوں اور گوردوارہ پربندھک کمیٹی کو متنبہ کر دیا گیا ہے۔ کہ مہنت کی اراضی پر قبضہ کرنے سے روکا جائیگا۔ اس مقصد کیلیے حکومت نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو کافی فوج دیدی ہے۔ تاکہ امن و قانون قائم رکھے۔ اور خلاف قانون مداخلت کرنیوالوں کو روکے۔

اکالیوں کی تحریک جاری ہے

امرتسر ۔ ۹ ستمبر۔ اکالیوں کی تحریک جاری ہے۔ بعض مقامی رؤسا نے اپنے احاطے گوردوارہ پربندھک کمیٹی کو دیئے ہیں۔ تاکہ ان میں زخمیوں کو رکھا جائے۔ انسپکٹر جنرل پولیس امرتسر پہنچ گیا ہے۔

مداخلت بیجا کے جرم میں ۱۹ اکالیوں کو سزا

شملہ ۔ ۸ ستمبر۔ شیخوپورہ میں تقریباً ۱۹ اکالیوں کو زیر دفعہ ۴۴۷ تعزیرات ہند ۶ ماہ قید بامشقت فی کس کی سزا دیگئی ہے۔ انہوں نے کچھ [illegible] کی کاشت کردہ زمین پر مداخلت بیجا کی تھی۔ اور ۲۵ مارچ ۱۹۲۲ء کو ان پر حملہ کیا۔

غیر ممالک کی خبریں

کمالیوں اور یونانیوں کی جنگ

سمرنا فتح ہو گیا لنڈن ۱۰؍ ستمبر۔ ترکان احرار نے سمرنا پر قبضہ کر لیا ہے۔

حوالگی سمرنا کا اعلان لنڈن ۱۰؍ ستمبر۔ یونانیوں نے اب تک سرکاری طور پر سقوط سمرنا کو تسلیم نہیں کیا۔ لیکن سمرنا کے ہمراہ راست تازہ ترین پیغامات میں اس اعلان کا مضمون درج ہے۔ جو ۸؍ ستمبر کی آدھی رات کو شائع ہوا تھا۔ کہ سمرنا کی یونانی حکومت اتحادیوں کے حوالے کر دی گئی ہے۔ جو کہ قونصلوں نے باہمی کانفرنس کر کے مصطفےٰ کمال پاشا کے نام ایک لاسلکی پیغام بھیجا تھا جس میں مصطفےٰ کمال پاشا سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ ترکوں کے پُرامن داخلہ اور قبضہ کے متعلق بحث و تمحیص کرنے کے لئے ایک جلسہ منعقد کیا جائے۔

چار سو افسر اور دس ہزار یونانی گرفتار ۲؍ ستمبر کو چار سو افسران اور دس ہزار سپاہی گرفتار ہوئے ہیں ان میں یونانی فوج کے بڑے بڑے افسران بھی ہیں۔

شاہ یونان کا فرار پیرس سے رائٹر کی رپورٹ ہے کہ شاہ قسطنطین ایتھنز سے چلا گیا ہے۔ اور معلوم نہیں کدھر گیا ہے۔

یونانیوں کی سفاکی رپورٹ ہے کہ منیسا قصبۂ کے شہر جل رہے ہیں۔ برطانیہ کی آب دوز کشتیاں سمرنا میں گیس کے کارخانہ اور ٹرکی کے نیشنل بنک کی حفاظت کر رہی ہیں۔

یونانی کس طرح ایشیائے کوچک خالی کریں گے اتحادیوں نے حکومت انگورہ کو مطلع کیا ہے کہ یونانی اس شرط پر ایشیائے کوچک کو خالی کرنے کو تیار ہیں۔ کہ فی الفور ہنگامی صلح ہو جائے۔

یونانی سپہ سالار کی گرفتاری انگورہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ یونان کا نیا سپہ سالار اعظم ٹریکوپس اور دیگر کئی یونانی جرنیل ۲؍ ستمبر کو گرفتار ہوئے تھے۔ اور کمالیین صدر مقام میں انہیں لے گئے ہیں۔ جہاں غازی مصطفےٰ کمال پاشا کے مہمانوں کے سامان کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے۔ جنرل ٹریکوپس جنرل اعظم مقرر کئے جانے سے تین روز پہلے گرفتار ہو گیا۔

سمرنا کی برٹش رعایا مالٹا کو لنڈن ۸؍ ستمبر۔ لنڈن میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سمرنا کی برطانی بحری فوج برطانی رعایا کو مالٹا اور قبرص کو پہنچا رہی ہے۔ برٹش حکام سوئٹزرلینڈ اور ہالینڈ کے فوائد کی محافظت بھی کر رہے ہیں۔ اور دوسری قوموں کے لئے بھی اس قسم کی خدمات انجام دینے کے لئے تیار ہیں۔ اگر سخت ضرورت ہوئی تو وہ یونانیوں کی بھی مدد کریں گے فیلڈ مارشل لارڈ پلومر گورنر مالٹا قسطنطنیہ جا رہا ہے۔ لیکن اس کا یہ سفر لڑائی سے تعلق نہیں رکھتا۔ سمرنا میں جائداد کے بیمہ کا اثر لنڈن کی منڈی پر بھی پڑا ہے۔

یونانیوں کا سارا فوجی سٹاف گرفتار ایتھنز ۸؍ ستمبر۔ حکومت یونان مستعفی ہو گئی ہے ایتھنز کے ایک سرکاری بیان میں تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ جنرل ٹریکوپس ڈیگنیس اور چار کرنیل گرفتار ہو گئے ہیں۔ جنرل پولی منکوس کو کمانڈر انچیف مقرر کیا گیا ہے۔ جنرل ٹریکوپس معہ سٹاف کے تدابیر سوچ رہا تھا۔ کہ ایک سنتری ہانپتا کانپتا آیا اور اطلاع دی۔ کہ ترکی رسالہ آن پہنچا ہے۔ سارا سٹاف گرفتار کر لیا گیا۔

یونانی سامان حرب کمالیوں کے قبضے میں پیرس ۸؍ ستمبر۔ ترکوں نے جو کچھ گرفتار کیا ہے اور نظم کے ایک تار میں اس کی سنسنی پیدا کرنے والی فہرست شائع کی ہے۔ ترکی فوجیں بحیرہ ایجئین میں سمرنا کے جنوب میں پہنچ گئی ہیں۔ اور ملیسا پر چڑھائی کر رہی ہیں۔ انہوں نے اب تک ۷ سو توپیں۔ ۱۱ ہوائی جہاز اور دو ہزار کلدار توپیں گرفتار کی ہیں۔

ہنگامی صلح کی درخواست پہنچ گئی پیرس ۹؍ ستمبر۔ انگورہ کا ایک تار مظہر ہے کہ اتحادی کمشنران متعینہ قسطنطنیہ کے توسط سے ہنگامی صلح کی درخواست پہنچ گئی ہے۔

ترکوں کو صلح پر مجبور نہیں کیا جا سکتا سٹیشین کا لاسلکی پیغام مظہر ہے۔ کہ حکومت فرانس اور حکومت اٹلی نے متفقہ طور پر ترکوں اور یونانیوں کی جنگ میں مداخلت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

برطانی امریکن اور فرانسیسی بیڑے سمرنا میں مسلح برطانی۔ امریکن اور فرانسیسی بیڑہ دل ساحل پر اتارے گئے۔ اور انہیں تمام سمرنا میں تقسیم کر دیا گیا۔ یونانی غنیم کی آمد سے قبل اپنی افواج کو بڑی تندہی سے لے جا رہے تھے۔

۵ ہزار یونانی مقتولین یونانی اپنے ۵ ہزار مقتولین و مجروحین یونان لیجانے میں کامیاب ہو گئے۔ چھ ہزار تازہ دم یونانی افواج جو تھریس سے آئی تھیں خالی کردہ محاذ کی جگہ لینے کے لئے لپکیں۔

بروصہ سے یونانی افواج کی رخصت ایتھنز ۹؍ ستمبر۔ علاقہ بروصہ کی یونانی افواج مدانیہ کے راستے جو بحیرہ مرمرا پر واقع ہے۔ رخصت ہو گئی ہیں۔

سمرنا کے پانچ لاکھ پناہ گزین لنڈن ۹؍ ستمبر۔ لنڈن میں ایک موصولہ تار مظہر ہے کہ ۵ لاکھ پناہ گزین اندرون ملک سے قابل رحم حالت میں پہنچ چکے ہیں۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر مالکان کیلئے شائع ہوا)